اسلامک فنانس اور معیشت کی اسلامائزیشن کی آڑ میں

کرپٹو کرنسی کے حامیوں کا طریقہ واردات

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

اسلامک فنانس اور معیشت کی اسلامائزیشن کی آڑ میں کرپٹو کرنسی کے حامیوں کا طریقہ واردات

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

اسلامک فنانس اور معیشت کی اسلامائزیشن کی آڑ میں کرپٹو کرنسی کے حامیوں کا طریقہ واردات

ابھی حال ہی میں وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے سود کے معاملے پر حکومتِ پاکستان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پانچ سال کی مدت میں ملکی معیشت کو سود سے پاک کرکے غیر سودی اسلامی نظامِ معیشت قائم کرے۔ وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے پر پاکستان کے عوام اور علمائے کرام میں خوشی کی لہر ڈور گئی کہ اب ان شاء اللہ پاکستان کو سودی بینکاری کے نظام سے نجات دلائی جائے گی اور معیشت کی اسلامائزیشن کی جائے گی۔ اسی تناظر میں کراچی میں حُرمتِ سود سیمینار کا انعقاد ہوا، یہ یقیناً خوش آئند بات ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے" (البقرہ ۲۷۵)۔ اس تناظر میں علمائے کرام اور مفتیانِ کرام کی پوری توجہ اس سودی نظام کو ختم کرنے کی طرف ہے اور اس کے متبادل نظام یعنی غیر سودی اسلامی نظامِ معیشت کو عملی طور پر نافذ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

البتہ تشویش کی بات یہ ہے کہ اسلامک فنانس اور معیشت کی اسلامائزیشن کی آڑ میں کرپٹو کرنسی کے حامی اور فروغ دینے والے حلقے اب بہت تیزی سے سَرگرمِ عَمل ہوگئے ہیں۔ گو کہ یہ حضرات پہلے بھی بہت کوششیں کرتے رہے ہیں مگر اس نازک مرحلہ یعنی غیر سودی اسلامی نظامِ معیشت کو عملی طور پر نافذ کرتے وقت جو بنیادی ذہن سازی وہ کر رہے ہیں وہ یہ کہ کرپٹو کرنسی بیع اور تجارت کی ایک شکل ہے، یہ سودی نظام کا متبادل ہے اور اسلامی معیشت میں کرپٹو کرنسی کو بطور آلہ مبادلہ کے

استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ تشویش مزید گہری ہو جاتی ہے جب کچھ حکومتی کمیٹیوں، شریعہ ایڈوائزری کمیٹی کے ممبران اور مختلف مالیاتی اداروں اور بینکوں کے شریعہ ایڈوائزری بورڈز میں ایسے مفتیانِ کرام موجود ہیں جو کہ کرپٹو کرنسی کے پروپیگنڈہ کے زیرِ اثر ہیں اور بہت ہی شدّ ومد کے ساتھ پارٹی بن کر کرپٹو کرنسی کے جواز کی تحریک چلا رہے ہیں۔ راقم کی یہ تشویش محض ذہنی اختراع نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک پسِ منظر ہے جس کو ہمیں ذہن میں رکھنا چاہیے جس کی کچھ تفصیلات تمہیداً پیش کئے دیتا ہوں۔

حال ہی میں ایک صاحبِ علم کی جانب سے یہ کہا گیا کہ اُن کو سن ۲۰۱۶ میں تخصص کرتے وقت امریکی پروفیسر چارلس ایوان کا تحقیقی مقالہ [1] بعنوان "اسلامک بینکنگ اور فنانس میں بٹ کوائن" Bitcoin in Islamic Banking and Finance جو کہ سن ۲۰۱۵ میں جرنل آف اسلامک بینکنگ اور فنانس میں چھپا تھا، حوالے کیا گیا تھا جس کی بنیاد پر انہوں نے کرپٹو کرنسی پر اپنی تحقیق شروع کی۔ پھر اسی تحقیقی مقالے کی بنیاد پر سن ۲۰۱۸ میں ایک فقہی مقالہ لکھا گیا اور پھر پاکستان کے اندر کرپٹو کرنسی کے جواز کے حوالے سے ایک نئی بحث چھیڑ دی گئی اور بہت زور و شور کے ساتھ کرپٹو کرنسی کی ترویج و اشاعت پر کام شروع ہوا۔ بنیادی طور پر مدارس کے نوجوان علمائے کرام اور خاص طور پر اسلامک فنانس کے شعبے میں کام کرنے والے مفتیانِ کرام کو کرپٹو کرنسی کے جواز پر قائل کرنے کی سر توڑ کوششیں کی گئیں۔ اسی تناظر میں اسلامک فنانس اور معیشت کی آڑ میں ایک پوری کھیپ ایسے علمائے کرام اور مفتیانِ کرام کی تیار کی گئی جن کو یہ باور کروایا گیا کہ اصل نجات کرپٹو کرنسی کو اختیار کرنے میں ہی ہے اور یہ مروجہ سودی بینکاری نظام کے خلاف ایک مضبوط نظام ہے۔

اگر بات کچھ علمائے کرام تک محدود ہوتی تو سمجھ میں آتی مگر کچھ ادارے بھی کرپٹو کرنسی کے جواز کے قائل حضرات کی پشت پناہی کرنے لگے اور ایسے لوگوں کو اسلامی تحقیق کے نام پر اپنے اداروں میں پنپنے دیا گیا اور پھر انہی لوگوں نے ان اسلامی اداروں میں کئی سالوں تک کرپٹو کرنسی سے متعلق دیگر لوگوں کی ذہن سازی کی۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب علم ہو گیا کہ کرپٹو کرنسی جُوا اور سٹے بازی کی بدترین شکل ہے تو ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی اور ادارہ جاتی سطح پر اُن حضرات کے ایجنڈے کو مزید پنپنے نہیں دیا جاتا مگر معاملہ تاحال اس کے برعکس ہے مگر ہم اللہ رب العزت کی

ذات سے امید رکھتے ہیں کہ ان شاءاللہ حق غالب ہو کر رہے گا اور کرپٹو کرنسی کے اس ہندسوں کے گورکھ دھندے، اور قمار بازی کی خطرناک نئی شکل سے امتِ مسلمہ کو نجات ملے گی، آمین۔ دیکھیے یہ سب کچھ الزام تراشیاں نہیں ہیں اور نہ ہی ہم ایسے نوجوان مفتیانِ کرام کے اخلاص پر کوئی شبہ کرتے ہیں مگر صورتحال یہ ہے کہ ان نوجوان مفتیانِ کرام کی اس حد تک ذہن سازی کی گئی ہے کہ اگر ان کے سامنے کوئی سائنسدان صحیح بات پیش کرتا ہے تو وہ ان باتوں کو قبول نہیں کرتے بلکہ ایسے سائنسدانوں اور معاشی ماہرین پر یہ تنقید شروع کر دیتے ہیں کہ یہ سائنسدان امتِ مسلمہ کو سودی نظام، عالمی معاشی اداروں کی اجارہ داری، اور یہودی نظام کے مخالف نظام کو اپنانے میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔

پھر انہی کچھ کرپٹو کرنسی کے حامی حضرات نے یہ تاثر پیش کرنے کی کوشش کی کہ کرپٹو کرنسی ایک بہت مشکل تکنیکی مضمون ہے اور پرانے طرز خیال رکھنے والے مفتیانِ کرام کی سوچ و فکر اس تک نہیں پہنچ سکتی کہ وہ کرپٹو کرنسی کی مبادیات کو بھی سمجھ سکیں اور نہ ہی اُن مفتیانِ کرام میں ایسے جدید موضوعات کو سمجھنے کی صلاحیت ہے۔ اسی فکر کو مزید پُر اثر کرنے کیلئے ایسے نوجوان مفتیانِ کرام کو خاص طور پر اپنا ہم خیال بنایا گیا جن کو انگریزی زبان پر بھی عبور تھا، جو میڈیا سے بھی وابستہ تھے اور اسلامی معیشت، ڈیجیٹل فنائنس اور عصری علوم پر بھی کام کر رہے تھے۔ اس پروپیگنڈہ کا اتنا اثر ہوا کہ سوشل میڈیا پر کچھ مشہور مفتیانِ کرام نے کرپٹو کرنسی کے جواز کا فتویٰ بھی جاری کر دیا۔ نتیجتاً پاکستان کے نوجوان بے دریغ کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری کرنے لگ گئے۔ بات اسی پر ختم نہیں ہوئی بلکہ کچھ اداروں میں کرپٹو کرنسی کے حامی لوگوں نے نئی ٹیکنالوجی کو مفتیانِ کرام کو متعارف کروانے کی آڑ میں (تاکہ مفتیانِ کرام مسئلہ کی ماہیت کو سمجھ کر اس کی فقہی تکییف کر سکیں) ایسے کورسس بھی متعارف کروائے جن میں کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت اور اس کے ذریعے سے پیسہ کمانے کو نوجوان علمائے کرام کو سکھایا گیا اور ایسے ہزاروں نوجوان علمائے کرام کیلئے ٹیلی گرام، واٹس اپ اور فیس بک گروپ بنائے گئے جن میں ان حضرات کو کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری کر کے پیسہ بنانے کا طریقہ سکھایا گیا۔

جب ایسے کچھ علمائے کرام سے رابطہ کیا گیا جو اس پروپیگنڈہ کے زیرِ اثر آ گئے تھے تو جن حضرات کے کرپٹو کرنسی سے مفاد وابستہ نہیں تھے، انہوں نے تو کرپٹو کرنسی کی ماہیت کو سمجھنے کے بعد

نہ صرف یہ کہ اپنے جواز کے فتویٰ سے رجوع کر لیا الحمدللہ بلکہ انہوں نے اس کاوش کو بھی سراہا کہ ان تک کرپٹو کرنسی کی صحیح تکنیکی تفصیلات پہنچائی گئیں۔ البتہ کئی سالوں کے اس وسیع اور منظم پروپیگنڈہ کا یہ اثر ہوا کہ پورے پاکستان کے علمائے کرام تین حصوں میں بٹ گئے۔ اول وہ علمائے کرام جنھوں نے کرپٹو کرنسی کے جواز کی رائے اختیار کی اور ان میں خاص طور پر نوجوان متخصص علمائے کرام کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ دوم اور سوم وہ جید مفتیانِ کرام ہیں جن کے تقویٰ و فراست اور فقہی بصیرت نے اُن کو مدد فراہم کی کہ وہ اس طریقہ واردات کے بھانپ جائیں، اور اُن میں سے دوم کیٹیگری نے کرپٹو کرنسی سے متعلق توقف کی رائے اختیار کیا تا آنکہ اس پروپیگنڈہ کی دھند چھٹ جائے اور سوم کیٹیگری وہ جید مفتیانِ کرام تھے جنھوں نے اپنے طور پر کرپٹو کرنسی کے نظام کو سمجھا اور پھر اس کے عدم جواز پر فتویٰ جاری کیا۔

اسی اول کیٹیگری میں جو نئے نوجوان مفتیانِ کرام تخصص سے فارغ ہوئے انہوں نے اپنے اداروں میں اور اپنی سطح پر کرپٹو کرنسی کی ترویج و اشاعت شروع کی کیونکہ ان تمام حضرات پر یہ باور کروایا گیا تھا کہ کرپٹو کرنسی سودی نظام کے خلاف لائی گئی ہے، جو عالمی معاشی اداروں کی اجارہ داری ختم کرتی ہے اور معاشرے میں معاشی مساوات پیدا کرتی ہے۔اُن کو مزید تقویت دینے کیلئے کچھ خودساختہ کمپیوٹر ماہرین کے ذریعے اُن حضرات پر مزید پروپیگنڈہ کروایا گیا اور یہ باور کروایا گیا کہ کرپٹو کرنسی ہی مستقبل ہے۔ پھر اس بات کو مزید تقویت دینے کیلئے عصری علوم کے اداروں اور یونیورسٹیوں میں اسلامی معیشت سے متعلق ماہرین اور پروفیسر حضرات کے ذریعے سے نہ صرف یہ کہ کرپٹو کرنسی کو سپورٹ کیا گیا بلکہ ان نوجوان مفتیانِ کرام کو یہ بھی باور کروایا گیا کہ آپ کی یہ سوچ اور فکر درست ہے اور یہ سب کچھ ایک وسیع اور منظم پروپیگنڈہ کے ذریعے کیا گیا۔ نیز اسی تناظر میں کئی نوجوان مفتیانِ کرام کو عصری علوم و اسلامک فنانس کے مختلف موضوعات پر پی ایچ ڈی کی ڈگریاں بھی تفویض کی گئیں۔ اب موجودہ صورتحال یہ ہے کہ نوجوان مفتیانِ کرام کی ایک پوری کھیپ تیار ہو چکی ہے جو کہ کرپٹو کرنسی کو اسلام معاشی نظام کی اساس سمجھتی ہے اور اُن کی سائنسی استعداد ہی بننے نہیں دی گئی کہ وہ صحیح رُخ پر اور معیاری سائنسی تحقیق کر سکیں، الا ماشاء اللہ۔

عالمی تناظر میں کئی اسلامی ممالک میں کرپٹو کرنسی کو اسلامی معیشت کے ساتھ جوڑا گیا ہے اور چونکہ عالمی سطح پر اسلامی ممالک میں سائنسی تحقیق کا فقدان ہے اور ایسے محققین و سائنسدان کمیاب ہیں جو کہ عالمی سطح پر مانے جاتے ہوں لہذا خاص طور پر اسلامی ممالک میں پروپیگنڈہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان سائنسدانوں اور محققین سے رجوع کیا جاتا جو کہ عالمی سطح پر کمپیوٹر سائنس، بلاک چین اور کرپٹو کرنسی کے موضوع پر ماہر مانے جاتے ہیں، اس کے برعکس نوجوان مفتیانِ کرام کو ٹارگٹ کیا گیا اور اُن کے ذریعے سے کرپٹو کرنسی کو اسلامی بینکنگ اور معیشت کے ساتھ جوڑا گیا۔

اب ہم امریکی پروفیسر چارلس ایوان کے اُس تحقیقی مقالہ بعنوان "اسلامک بینکنگ اور فنانس میں بٹ کوائن" Bitcoin in Islamic Banking and Finance جو کہ سن ۲۰۱۵ میں جرنل آف اسلامک بینکنگ اور فنانس میں چھپا تھا، کی طرف آتے ہیں جس کی بنیاد پر پاکستان کے تناظر میں کرپٹو کرنسی کے جواز کی بنیادیں استوار کی گئیں۔ راقم چونکہ دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں میں شامل ہونے کا اعزاز رکھتا ہے لہذا نہ صرف یہ کہ راقم کو سائنسی تحقیق سے متعلق وسیع تجربہ ہے بلکہ دنیا کے بہترین سائنس جرائد کے اندر کلیدی ایڈیٹوریل عہدوں پر بھی فائز ہے۔ اس کے علاوہ راقم پچھلے کئی سالوں سے سائنسی اصولِ تحقیق اور سائنسی اخلاقیات بھی ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کے طلباء کو بطور مضمون پڑھا رہا ہے۔ اس مضمون کی تدریس میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کے طلباء کرام کو جب سائنسی تحقیق کرنا سکھائی جاتی ہے تو سب سے پہلا درس جو دیا جاتا ہے وہ یہ کہ طلبائے کرام نے معیاری سائنسی تحقیق پڑھنی ہے اور معیاری سائنسی تحقیق ہی کرنی ہے۔ سائنسی تحقیق شروع کرتے ہوئے جو بنیادی سوالات کے جوابات ڈھونڈنے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- جو سائنسی مقالہ پڑھا جا رہا ہے وہ کس سائنسی جریدے میں چھپا ہے؟
- جو تحقیقی مقالہ پڑھا جا رہا ہے اس میں کس معیار کی تحقیق پیش کی گئی ہے؟
- اس تحقیقی مقالہ میں سائنسی اصول وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ نہیں؟
- اس سائنسی جریدے کا عالمی سائنسی دنیا میں کیا معیار ہے؟

- اس سائنسی جریدے کا ایمپکٹ فیکٹر کتنا ہے؟
- اس سائنسی جریدے میں کس معیار کے تحقیقی مقالے چھپتے ہیں؟
- یہ سائنسی جریدہ کس سائنسی پبلیشر کے نظم کے تحت شائع ہو رہا ہے؟
- اُس پبلیشر کی اپنی وقعت سائنسی دنیا میں کیسی ہے؟
- اس سائنسی جریدے کے ایڈیٹوریل بورڈ میں کس معیار کے سائنسدان اور محققین شامل ہیں؟
- اس مقالے کو لکھنے والے محقق اور سائنسدان کا خود عالمی سائنسی دنیا میں کیا مقام ہے؟
- وہ کسی ادارے سے منسلک ہے؟
- اور اس موضوع پر وہ کتنی مہارت رکھتا ہے اور اس سے پہلے وہ اس موضوع پر کتنے تحقیقی مقالے لکھ چکا ہے؟
- اس سائنسدان اور محقق نے کس سائنسدان کی سرپرستی میں پی ایچ ڈی کی اور کس یونیورسٹی سے اس نے پی ایچ ڈی کی؟
- پی ایچ ڈی کرنے کے بعد تدریس و تحقیق سے وابسطہ ہونے کے بعد اس سائنسدان اور محقق نے کتنی تحقیق اور کس معیار کی تحقیق کی؟

اب جب اس طرح کے سوالات کے جوابات ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کرنے والے طلباء کو ڈھونڈنے آجاتے ہیں تو اُن میں یہ سائنسی استعداد اور صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ کسی بھی تحقیقی مقالہ کو پڑھ کر اس بات کی نشاندہی کرسکتے ہیں کہ وہ تحقیقی مقالہ کس معیار کا ہے اور اس کی سائنسی اہمیت کتنی ہوگی اور پھر اسی بنیاد پر وہ خود اچھی اور معیاری سائنسی تحقیق کرنا سیکھتے ہیں اور پھر نتیجتاً اچھی اور معیاری سائنسی تحقیق مزید پروان چڑھتی ہے اور پھر ایسی سائنسی تحقیق انسانیت کیلئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

جب ہم سن ۲۰۱۵ میں چھپنے والے پروفیسر چارلس ایوان کے اس تحقیقی مقالے کا سائنسی طور پر جائزہ لیتے ہیں، یعنی اوپر پیش کئے گئے سوالات کے جوابات ڈھونڈتے ہیں تو کئی چونکا دینے والے حقائق سامنے آتے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ کہ پروفیسر چارلس ایوان کا یہ تحقیقی مقالہ انتہائی غیر معیاری سائنسی جریدے میں چھپا ہے اور سائنسی دنیا میں اس کی کوئی وقعت نہیں۔ یہ سائنسی جریدہ ۲۲۰ امریکی ڈالر [2] لے کر غیر معیاری مقالے بھی چھاپ دیتا ہے جو کو پروفیسر چارلس ایوان کے مقالے کو پڑھنے سے ہم پر عیاں ہے کہ یہ مقالہ غیر معیاری ہے۔اس طرح کے سائنسی جرائد کی پوری ایک کھیپ دنیا میں موجود ہے جو کہ پیسے لے کر غیر معیاری سائنسی مقالے عالمی سطح پر چھاپ دیتی ہے۔ دیکھیے ہم قطعاً یہ نہیں کہہ رہے کہ Fee Charing Open Access Journals "پیسوں کے عوض کھلی رسائی والے" تمام سائنسی جرائد غیر معیاری ہوتے ہیں بلکہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ پیسے لے کر بہت سارے سائنسی جرائد غیر معیاری سائنسی مقالے چھاپ دیتے ہیں اور اگر ہم سائنسی شعبے میں کام کر رہے ہیں تو ہمیں اس طرح کے غیر معیاری پیسوں والے سائنسی جرائد کی نشاندہی کرنی آتی ہو اور اس طرح کے جرائد کو جعل ساز جرائد یعنی پری ڈیٹری جرائد Predatory Journals کہا جاتا ہے اور اس کی پوری فہرست موجود ہے۔اسی وجہ سے صرف اچھے معیار والے سائنسی جرائد میں ہی چھاپنا چاہیے۔اس جریدے کی کلیریٹیو Clarivate Journal Citation Report میں بھی انڈیکسنگ نہیں ہے جو کہ عالمی سائنسی جرائد کے معیارات متعین کرتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ پاکستان کے ہائر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی) کی سائنسی جرائد کی رینکنگ کے اندر بھی اس جریدے کا شمار نہیں ہوتا۔

اسی تحقیقی مقالے پر پروفیسر چارلس ایوان کی وابستگی بیری یونیورسٹی امریکہ میں موجود ایک کیتھولک یونیورسٹی سے کی گئی ہے[3,4]۔البتہ انٹرنیٹ پر اور یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر ان کے نام پر کوئی سائنسی تحقیقی مواد ہمیں نہیں ملا۔یہ کافی حد تک تشویشناک بات ہے کیونکہ سائنسدان اور محققین اپنے سائنسی تحقیقی کاموں کی وجہ سے جانے جاتے ہیں اور یہ ساری معلومات انٹرنیٹ پر بآسانی مل جاتی ہیں۔ نیز ان کا عالمی سائنسی دنیا میں کوئی قابل مقام نہیں ہے۔ محض کسی عالمی جریدے میں مقالہ چھاپ

دینا پیسے دے کر اور انگریز نام ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ جو مقالہ لکھا گیا، جہاں پر چھپا، اور جس نے لکھا وہ سب سائنسی طور پر درست ہیں۔ لہذا کسی کی تحقیق کی بنیاد اگر ایسے غیر معیاری مقالہ پر رکھی گئی ہے تو وہ بنیاد ہی غیر معیاری اور غیر سائنسی ہے۔ ہم ایک اصطلاح استعمال کرتے ہیں "گی گو" یعنی GIGO جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کچرا ڈالا جائے گا تو کچرا نکلے گا اور اس کا مفہوم اس طرح لیا جاسکتا ہے کہ اگر ہم معیاری سائنسی تحقیق پڑھیں گے تو ہماری سائنسی بنیاد بھی مضبوط ہو گئی اور اس سے سائنسی استعداد بھی بڑھے گی۔ اگر ہم غیر معیاری سائنسی مقالہ جات پڑھیں گے اور انہی غیر معیاری سائنسی جرائد میں چھاپیں گے تو ہم عالمی سطح پر اپنی لوہا سائنس میں نہیں منوا سکیں گے۔

اب ہم قارئین کی خدمت میں پروفیسر چارلس ایوان کے اس تحقیقی مقالے کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں، اس سے آپ خود ہی اندازہ لگالیجئے کہ کہ کس طریقے سے خاص اسلامی فقہی اصطلاحات کو استعمال کرتے ہوئے کرپٹو کرنسی کے بارے میں اسلامک فنائنس اور بینکنگ کے حلقوں میں اثر انداز ہونے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان چند اقتباسات کا ترجمہ اور مفہوم درجِ ذیل ہے۔

It concludes that Bitcoin or a similar system might be a more appropriate medium of exchange in Islamic Banking and Finance than riba-backed central bank fiat currency, especially among the unbanked and in small-scale cross-border trade.

"اس تحقیقی مقالہ میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اسلامک بینکنگ اور فنائنس کے نظام میں مروجہ کاغذی کرنسی (جو کہ سینٹرل بینک جاری کرتا ہے اور جس کی بنیاد ربا ہے) کے

مقابلے میں بٹ کوائن یا اس جیسا نظام ایک مناسب آلہ مبادلہ ہو سکتا ہے، خاص طور پر اُن لوگوں کیلئے جو بینک پر انحصار نہ کرتے ہوں اور چھوٹے پیمانے پر کراس باڈر تجارت کرتے ہوں"۔

XBT is free of riba, whereas fiat is lent into existence in exchange for riba.

"ایکس بی ٹی (بٹ کوائن) رباسے پاک ہے، جبکہ فیاٹ کرنسی رباکے ذریعے وجود میں آتی ہے"۔

With regard to risk-sharing and cost sharing, at its foundation Bitcoin operates according to musharakah, in which 'miners' operate as general partners in loose confederation, who share the costs and benefits of maintaining the system.

"جہاں تک رسک کے اشتراک اور لاگت کے اشتراک کا تعلق ہے، بٹ کوائن بنیادی طور پر مشارکہ کے تحت کام کرتی ہے جس میں مائنرز عمومی شراکت داری کے تحت کام

کرتے ہیں ، جو کہ لاگت اور فوائد کو آپس میں بانٹتے ہیں تاکہ نظام برقرار رہے"۔

Bitcoin incorporate the principles of maslaha (social benefits of positive externalities) and mutual risk-sharing (as opposed to risk-shifting).

"بٹ کوائن میں مصلحہ(سماجی فوائد) اور باہمی رسک شئیرنگ(رسک دوسروں پرڈالنے کے برعکس) کے اصول شامل ہیں"۔

The executives of a group of Islamic Banks—either an affiliated group or a loose confederation—could organize a virtual currency exchange under the principal of musharakah, in order enable those banks' customers to buy and sell XBT efficiently, in order to transfer value amongst themselves and to bypass the inefficiencies of the status quo banking system.

> ”اسلامی بینکوں کے ایگزیکٹوز، مشارکہ کے اصول کے تحت ایک ورچول کرنسی ایکسچینج بناسکتے ہیں تاکہ ان اسلامی بینکوں کے صارفین موثر طریقے سے بٹ کوائن کی خرید و فروخت کر سکیں اور قدر کو ایک دوسرے تک منتقل کر سکیں اور جو مروجہ اسٹیٹس کو بینکنگ نظام میں خرابیاں ہیں، ان سے بچ سکیں“۔

دیکھیے صرف اس تحقیقی مقالے میں ایک شوشہ چھوڑ دی گیا کہ بٹ کوائن اسلامی معاشی نظام کے تحت آلہ مبادلہ کے طور پر کام کر سکتا ہے۔ جب کہ اس بات کے کوئی سائنسی شواہد اور دلائل فراہم نہیں کئے گئے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مضبوط سائنسی دلائل اور شواہد کی بنیاد پر ثابت کیا جاتا کہ کیوں بٹ کوائن سود اور ربا کے بالکل مخالف ہے اور کیسے یہ آلہ مبادلہ کے طور پر کام کر سکتا ہے؟

قارئین یہ بات یاد رکھیں کہ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلۂ مبادلہ Medium of Exchange استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے[5]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے کے Unit of Account استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اتر تیں۔ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[6]۔ یورپی سپر وائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں[7]۔

عالمی معاشی ماہرین نے کئی سائنسی تحقیقات کیں ہیں جن کے اندر اس بات کا تجزیہ کیا ہے کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی دیگر کرنسیوں اور اثاثوں کے مقابلے میں کیسی ہے۔ایک سائنسی تحقیق اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ بٹ کوائن سونا Gold اور امریکی ڈالر US Dollar اور دیگر اثاثوں سے کسی طرح بھی مماثلت نہیں رکھتا[8]۔ایک دوسری سائنسی تحقیق اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ دیگر ۱۶ اقسام کے دیگر روایتی اثاثوں جن میں قیمتی دھاتیں، کرنسی، بونڈ وغیرہ (Currency, Metal, Equity, Energy, Bond) کے مقابلے میں کرپٹو کرنسی ہرگز مماثلت نہیں رکھتی اور بہت زیادہ ریٹرن دیتی اور اتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہے[6]۔

جب ہم پروفیسر چارلس ایوان کے تحقیقی مقالہ میں کئے گئے دعوں پر غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ یہ دعوے بالکل بے بنیاد ہیں اور اسی وجہ سے دنیا بھر کے عالمی معاشی ماہرین اور سائنسدان اس طرح کے دعوں کو تسلیم نہیں کرتے۔انہی سائنسی طور پر بے بنیاد دعوں کی وجہ سے ہمارے سامنے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کیوں دنیا کے بہترین سائنسی جرائد میں اس تحقیقی مقالے کو نہیں چھاپا گیا اور کیوں ایک ایسے جریدے میں چھاپا گیا جس کی کوئی سائنسی اہمیت نہیں؟ حتیٰ کہ ایچ ای سی کی رینکنگ کے مطابق بھی اس جریدے کی کوئی وقعت نہیں۔دیکھیے یہ ہمارے اُن صاحبِ علم کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس بات کو سمجھتے اور پڑھنے سے پہلے اس بات پر غور فرماتے کہ اس مقالے کی سائنسی اہمیت کیا ہے؟

مسلمان شراب کو حرام مانتے ہیں۔شراب پینا تو در کنار، اس کو چکھنے کے بارے میں کوئی مسلمان سوچے گا بھی نہیں، چہ جائیکہ کسی مسلمان سے یہ امید کی جائے کہ وہ شراب کی بھلائیوں کی ترویج واشاعت کرے گا۔اب اگر کوئی مسلمان اٹھے نَعُوذُ بِاللہ، امریکہ اور یورپ کے غیر مسلم لوگوں کو یہ سمجھائے کہ دیکھیے شراب پیجئے، اس میں آپ کی بھلائی بھی ہے اور نجات بھی، اور وہ مسلمان ایک فقہی مقالہ پاکستان کے کسی فرضی سائنسی جریدے میں شراب کے فوائد پر شائع بھی کر دے تو ہم اس سارے عمل کے بارے میں کیا سوچیں گے؟ بس یہی کچھ یہاں پر ہوا ہے کہ ایک کٹر غیر مسلم پروفیسر چارلس ایوان، بٹ کوائن کے بارے میں جو کہ جُوا اور سٹے بازی کی بدترین شکل ہے، ہم مسلمانوں کو

ہماری ہی اسلامی و فقہی اصطلاحات کے اندر، فوائد گنوا رہا ہے اور یہ ترغیب دے رہا ہے کہ یہ بٹ کوائن سودی نظام کے خلاف ہے اور اپنے اس تحقیقی مقالے کو انتہائی بوگس اور غیر معیاری سائنسی جریدے میں شائع کر رہا ہے اور پھر اس مقالے کی مسلمانوں میں ترویج شروع کر دی جاتی ہے۔ پھر ایک مدرسہ کے تخصص کرنے والے صاحبِ علم کو تحقیق کے نام پر چارلس ایوان کا یہ تحقیقی مقالہ حوالہ کر دیا جاتا ہے اور پھر وہ صاحبِ علم اپنی پوری صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کر کے بٹ کوائن کو اسلامی شرعی احکامات کے تابع کرنے کی کوششیں شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر جب کوئی کمپیوٹر سائنس، بلاک چین و کرپٹو کرنسی کا ماہر ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ یہ ساری باتیں سائنسی طور پر درست نہیں تو اس سائنسدان پر نہ صرف یہ کہ الزامات کی منظم بوچھاڑ کر دی جاتی ہے بلکہ بہت ہی منظم طور پر اور تند ہی کے ساتھ کرپٹو کرنسی کو اختیار کرنے کیلئے تحریک چلائی جاتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جس طرح اسلاف کے پاس جب کوئی شخص بات لے کر جاتا تو وہ پارٹی نہ بنتے تھے بلکہ اگر حق بات ہوتی تو اپنی رائے سے رجوع فرمالیتے۔ یہاں پر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ دیکھیے جب پاکستان کے ہی بڑے بڑے اکابر کرپٹو کرنسی کو جُوا اور سٹہ بازی کہیں، جب اُم المدارس دارالعلوم دیوبند کرپٹو کرنسی کو محض فرضی نمبروں کا کھیل کہے اور بڑے بڑے جید مفتیانِ کرام اور دارالافتاء کرپٹو کرنسی کے عدم جواز کے قائل ہوں تو کرپٹو کرنسی کے پروپیگنڈہ سے متاثر مفتیانِ کرام کا کرپٹو کرنسی کے جواز پر نہ صرف یہ کہ اصرار کرنا بلکہ اسی کو مستقبل قرار دینا سمجھ سے بالاتر ہے اور سمجھ نہیں آتی کہ اس کو کس چیز سے تعبیر کریں؟

اب ہم ایک اور مثال کے ذریعے سے بتاتے ہیں کہ کس طریقے سے ہمارے محترم نوجوان مفتیانِ کرام کرپٹو کرنسی کے اس بھیانک پروپیگنڈے میں آچکے ہیں اور کس طریقے سے بے خبری میں اس پروپیگنڈہ کا آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ ہم اللہ رب العزت سے خاص طور پر دعا گو ہیں کہ اللہ پاک ہم سب کو سیدھے راستے پر چلائے اور صحیح سمجھ بوجھ عطا فرمائے، آمین۔ چونکہ راقم ساری دنیا کے مضامین پڑھتا ہے تو ایک صاحبِ علم کا انگریزی کا تحقیقی مقالہ بھی نظر سے گزرا [9]۔ یہ مقالہ ایک پاکستانی جریدے کراچی اسلامیکس "Karachi Islamicus" میں شائع ہوا۔ میں دردِ دل کے ساتھ قارئین کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس تحقیقی جریدے کی عالمی سائنسی دنیا میں کوئی وقعت نہیں

ہے۔ نیز عالمی سطح پر پاکستانی جرائد اور دیگر اس طرح کی غیر معیاری عالمی سائنسی جرائد کو سائنسی دنیا تسلیم نہیں کرتی۔ لہذا اگر کوئی اس طرح کے جرائد کے اندر اپنے تحقیقی مقالے چھاپتا ہے تو عالمی سائنسی دنیا میں اس کو کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی ورلڈ رینکنگ میں ان جرائد کی کوئی اہمیت دی جاتی ہے۔ لہذا اللہ کے لئے کوئی بھی اس خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ اس نے ایک تحقیقی مقالہ ایک پاکستان سائنسی جریدے میں چھاپ دیا اور پھر وہ بٹ کوائن کے جواز کے دلائل دے، کل آخرت میں ہم سب کو اللہ کے حضور پیش ہونا ہے، تو کہیں یہ خوش فہمی آخرت میں پکڑ کا ذریعہ نہ بن جائے۔

اس مقالے کا مقصد مصنف نے یہ بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے عربی، انگریزی اور اردو میں کرپٹو کرنسی سے متعلق مقبول آراء (کام) کو اکھٹا کیا اور ان کے نتائج کو ترتیب دیا تا کہ آسانی سے آگے اس موضوع پر کام ہو سکے۔ پہلے مصنف نے بٹ کوائن اور بلاک چین کا تعارف کروایا ہے، پھر مصنف نے money اور بٹ کوائن کا تذکرہ فرمایا ہے۔ پھر مصنف نے بٹ کوائن اور ورچول کرنسیوں سے متعلق شرعی آراء کا ذکر فرمارہے ہیں اور آخر میں خلاصہ پیش کیا ہے۔ نیز ایک ضمیمہ بھی آخر میں موجود ہے جس میں ۹ شریعہ اسکالرز سے اپنے پوچھے گئے ۱۴ سوالات کے جوابات درج کئے گئے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ مصنف نے جو مقالہ لکھا ہے وہ تحقیقی اعتبار سے غیر معیاری ہے۔ مثلاً سوالات کرنے کے اندر عالمی سائنسی معیار کو مدِ نظر نہیں رکھا گیا۔ جن ۹ شریعہ اسکالرز کو منتخب کیا گیا اور پھر ان کے جوابات لکھے گئے ہیں تو ان کی آراء مجموعی طور پر کم وبیش کرپٹو کرنسی کے جواز سے متعلق ہی آنی تھیں۔ اگر مصنف ان ۹ شریعہ اسکالرز کے بجائے وہ ۹ شریعہ اسکالرز اختیار کرتے جو کہ کرپٹو کرنسی کے عدم جواز کے قائل ہیں (مثلاً دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام وغیرہ) تو سو فیصد کرپٹو کرنسی کے عدم جواز کی رائے ملتی۔ لہذا جس کسی نے بھی مصنف کو سروے کے ایسے غیر سائنسی طریقہ کار کو اختیار کرنے کا کہا ہے کہ سوالات کو اس طرح ترتیب دیں اور سروے اس طرح ترتیب دیں، اور پھر شریعہ اسکالرز کو اس طرح منتخب کریں کہ سب کی رائے کرپٹو کرنسی کے جواز کے بارے میں آئے اور پھر اس سے یہ نتیجہ پیش کریں کہ اسلامک اسکالرز کرپٹو کرنسی کے جواز کے قائل ہیں، یہ طریقہ استدلال اور طریقہ تحقیق غیر معیاری ہے۔ راقم مصنف کے خدمت میں یہ عرض کرے گا کہ مستقبل میں ایسے

لوگوں سے بچ کر رہیں تاکہ مصنف کی تحقیقی کاوشیں ضائع نہ ہوں۔ سائنسی سوالات کس طرح مرتب کئے جاتے ہیں اس کیلئے یہ کتب مطالعہ کیلئے مفید ہوں گی [10, 11, 12]۔

پھر جو سوالات مصنف نے شریعہ اسکالرز سے پوچھے اور جو ان کے جوابات آئے، وہ بھی بہت حیران کُن تھے۔ مثلاً، ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا بٹ کوائن کو لوگ تسلیم کرتے ہیں جو اس کے جواب میں تمام شریعہ اسکالرز نے رضامندی ظاہر کی۔ افسوس، صد افسوس۔ پوری دنیا میں عالمی معاشی ماہرین اور سائنسدان کرپٹو کرنسی کو کرنسی ہی تسلیم نہ کریں اور اس پر سائنسی شواہد پیش کریں اور مصنف یہ نتائج پیش کر رہے ہیں جن کی کوئی بھی سائنسی بنیاد بھی نہیں۔ پھر ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا کرپٹو کرنسی ذخیرہ قدر یا مالیت کو محفوظ کرنے کا ذریعہ Store of Value بن سکتی ہیں، اس کے جواب میں ان تمام حضرات نے کہا کہ ہاں وہ کر سکتی ہیں۔ یہ بھی سائنسی اور عالمی معاشی ماہرین کی رائے سے بالکل مختلف نتیجہ ہے اور اس پر بھی کوئی سائنسی شواہد پیش نہیں کئے گئے۔ حد تو یہ کہ اسپیکولیٹو سرمایہ کاری Speculative Investment کو بھی تمام شریعہ اسکالرز نے جائز قرار دیا ہے۔ آپ حضرات یہ کیا کر رہے ہیں؟ کیوں مسلمانوں کیلئے سٹے بازی کو جائز قرار دے رہے ہیں؟

آخر میں قارئین کی خدمت میں دَست بَستَہ گزارش ہے کہ ہم ایسے حضرات پر نظر رکھیں جو دانستہ یا نادانستہ طور پر معیشت کی اسلامائزیشن کی آڑ میں کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں تاکہ ایسے تمام منظم منصوبوں کو روکا جاسکے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں حق کو حق سمجھنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور باطل کو باطل سمجھنے اور باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

حواشی وحوالہ جات

[1] Charles W. Evans, Bitcoin in Islamic Banking and Finance, Journal of Islamic Banking and Finance, 3(1), 2015.

[2] Journal of Islamic Banking and Finance, Publication Fees, Link: https://jibfnet.com/in/jibf/faq

[3] Barry University, USA, https://www.barry.edu/en/academics/business/

[4] Dr. Charles W. Evans, Barry University News Item, https://my.barry.edu/news/article.html?id=26604

[5] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[6] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[7] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[8] Dirk G. Baur, Thomas Dimpfl, Konstantin Kuck, Bitcoin, gold and the US dollar – A replication and extension, Finance Research Letters, Volume 25, June 2018, Pages 103-110.

[9] Owais Paracha, Tri Lingual Categorization of Opinions on Bitcoin and Crypto Currencies: An Islamic Perspective, Karachi Islamicus, 1(1), 22-34, 2021.

[10] Martyn Denscombe 2014, The Good Research Guide, 5 Ed., Open University Press, McGraw-Hill Education [ISBN: 9780335264704].

[11] Steven J. Taylor, Robert Bogdan, Marjorie DeVault 2016, Introduction to Qualitative Research Methods: A Guidebook and Resource, 4 Ed., Wiley [ISBN: 9781118767214].

[12] Jan Recker, Scientific Research in Information Systems: A Beginner's Guide, Second Edition, 2021, Springer.

کلماتِ تشکر

میں اپنے شیخ اور استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر اس مضمون کو دیکھا، میری غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا جس سے اس مضمون کی افادیت بہت زیادہ بڑھ گئی الحمدللہ۔ میں اللہ پاک سے دعاگو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے اس مضمون کو امتِ مسلمہ کیلئے باعث خیر وبرکت بنائے، میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

کچھ مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر اُن کے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر اُن کی سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ وہ کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز وصول کر چکے ہیں۔ اُن کو کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں اُن کی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سال یعنی سن ۲۰۲۰، سن ۲۰۲۱ اور سن ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔